آپ کے بچے، آپ کے مواقع

ڈنمارک میں نوجوان زندگی کے لیے رہنمائی

آپ کے بچے، آپ کے مواقع

ڈنمارک میں بحیثیت والدین

تمام والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے ٹھیک نشوونما پائیں اور کامیاب ہوں ۔ بچے خوشی اور فخر کا باعث ہوتے ہیں لیکن پریشانیوں کا بھی:

کیا میرے بچے تعلیم حاصل کر کے اچھی ملازمت پائیں گے؟ کیا ان کی کبھی شادی ہو گی؟ کیا ان کے بچے ہوں گے؟ کیا وہ ہمارے خاندان کے رواج اور اقدار کو برقرار رکھیں گے؟ کیا وہ خوش و خرم رہیں گے؟

بحیثیت والدین، آپ نے اپنے بچوں کو دنیا سے ملاقات کرنے کے لیے تیار کرنا ہے ۔ آپ نے انہیں بحیثیت نوجوان کے، ڈنمارک میں بہت سے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی ہمت اور قوت دینی ہوتی ہے

جب کسی نے خود ڈنمارک میں پرورش نہیں پائی ہوتی تو یہ ایک مزید چیلنج ہو سکتا ہے ۔ مواقع پر عبوری نظر رکھنا اور نوجوانوں کو صحیح طرح راستے پر ڈالنا مشکل ہو سکتا ہے

ماہر نفسیات Basim Osman کہتا ہے: " والدین کا سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ باہر اور گھر میں تعلق اور ان کے مابین پل تشکیل دیں"۔ یعنی بچوں کی سب سے بہتر پشت پناہی، گھر کے اقدار اور رواج کو ڈینش معاشرے سے یکجا کرنے میں پشت پناہی کرنا ہے

اس چیلنج سے Walid El Jamal واقف ہے :
"ہمارے بچوں نے دو تہذیبوں میں اپنے آپ کو کامیاب کرنا ہوتا ہے ۔ اگر والدین کی حیثیت سے ہمیں معاشرے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوگا، یا ہم خود راستے سے بھٹک گئے ہوں گے تو ہم اپنے بچوں کی رہنمائی نہیں کر سکتے"

Khadija Y.H. Abdi سماجی اور صحت کی مدد گار ہے اور تین بچوں کی ماں ہے ۔ اس کی پیدائش صومالیہ میں ہوئی اور 35 سال کی عمر میں وہ ڈنمارک آئی ۔ Khadija اپنی بیٹی کے سکول پر سکول کی انتظامیہ کی ممبر ہے اوراس نے ایک خواتین تنظیم شروع کی ہے

جب آپ نے اپنے بچوں کی رہنمائ کرنی ہوتی ہے تو آپ کافی سوالات کا سامنا کرتے ہیں:

میرے لیے کیا اہم ہے کہ میرے بچے خاندانی تہذیب سے کون سے امور اپنائیں؟

میں کیسے اپنے بچوں کو ایک اچھے مستقبل کے لیے رہنمائ دے سکتا/ سکتی ہوں؟

بحیثیت والدین، کون سے حدود و قوائد قائم کرنا معقول ہے؟

اگرچہ میں ڈنمارک میں خود نوجوان نہیں تھا/ تھی، تو میں کس طرح اپنے بچوں کی پشت پناہی کر سکتا/سکتی ہوں؟

بحیثیت والدین کے، اپنے بچوں کو حفاظت مہیا کرنا آپ کا کام ہے ۔ آگے زندگی میں ان کی پشت پناہی کرنا ۔ چھوٹے اور بڑے سوالات کے جوابات تلاش کرنے میں ان کی پشت پناہی کرنا ۔ دو تہذیبوں میں نوجوان ہونے کے سلسلے میں پشت پناہی کرنا

آپ کے بچے کے لیے کثیر مواقع ہیں ۔ اس رہنماکتاب سے آپ فیض حاصل کر سکتے ہیں اور یہ کہ آپ ان کی ڈینش معاشرے کے بہت سے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے حوالے سے کیسے مدد کر سکتے ہیں

Walid El Jamal کا ذاتی کاروبار ہے اور وہ تین بچوں کا باپ ہے ۔ اس کی پیدائش فلسطینی والدین سے، بیروت میں ہوئ اور وہ 20 سال کی عمر میں ڈنمارک آیا ۔ Walid کوپن ہیگن انٹرگریشن کاونسل کا ممبر رہا ہے اور اپنے تفریحی وقت میں عربی ڈانس سیکھا تا ہے

ماہر:
Basim Osman ماہر نفسیات ہے اور وہ تین بچوں کا باپ ہے ۔ اس کی جڑیں ملک سوڈان میں ہیں لیکن وہ پوری زندگی ڈنمارک میں رہا ہے ۔ Basim نے کافی سال غیرڈینش پس منظر رکھنے والے اقلیتی بچوں، نجوانوں اور بالغ افراد سے کام کیا ہے

بچے اور پرورش

پرورش کرنے کا مطلب نشوونما دینا اور متاثر کرنا ہے ۔ والدین کی حیثیت آپ اپنے بچوں کی پرورش انہیں اصول اور حدود سیکھانے، ان سے محبت کرنے اور انہیں حفاظت مہیا کرنے کے ذریعے سے کرتے ہیں ۔ تمام بچے اپنے والدین کی کاپی کرتے ہیں ۔ جب آپ ایماندار ہوں گے تو وہ بھی ایماندار ہوں گے ۔ جب آپ ان سے بات کریں گے تو وہ بھی آپ سے بات کریں گے ۔ جب آپ ان پر بھروسہ کریں گے اور احترام کریں گے تو وہ بھی اپ پر بھروسہ اور احترام کریں گے ۔ آپ اپنے بچوں کے سب سے اہم رول ماڈل ہیں

تمام والدین اپنے بچوں کے لیے سب سے بہتر امور سرانجام دینا چاہتے ہیں ۔ لیکن یہ معلوم کرنا مشکل ہو سکتا ہے کہ سب سے بہتر امر کیا ہے: سکول کے بعد وہ کتنی دیر باہر رہ سکتے ہیں؟ وہ کن سے دوستی کر سکتے ہیں؟ کیا وہ معشوق/ معشوقہ رکھ سکتے ہیں؟

مکالمہ یا سزا؟

بحیثیت ماہر نفسیات کے Basim Osman کافی والدین سے ملا ہے، جو اپنے ٹین ایج بچوں کے حوالے سے مایوس اور پریشان ہیں ۔ اس کا خیل ہے کہ یہ ضروری ہے کہ والدین بچوں کے نقطہ نظر سے دنیا کو دیکھیں ۔ باہمی گفتگو والدین اور نوجوان کے مابین باہمی سمجھ کا باعث ہوتی ہے :

" مکالمہ، اپنے بچوں کی پرورش کا سب سے بہترین طریقہ ہے لیکن یہ سب سے مشکل بھی ہے"

Walid El Jamal: "مکالمہ آسان نہیں اور یہ مطالبہ کرتا ہے کہ میں اپنے بچوں کے ماحول سے واقف ہوں ۔ میں اپنے بچے سے World of Warcraft نہیں کھیلتا اور Lady Gaga نہیں سنتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ ان کا وجود ہے ۔ میرے بچے محسوس کریں کہ مجھے معلوم ہے کہ کیا واقع ہو رہا ہے ۔ اگر مجھے اس معاشرے

مدد حاصل کرنے کا آپ کا حق ۔۔

بلدیہ نے تمام خاندانوں کو ایک نرس سے مفت رہنمائی کی پیشکش کرنی ہوتی ہے ۔ صحت کی نرس آپ کے بچے کی صحت اور پرورش کے حوالے سے سوالات کے سلسلے میں مدد کر سکتی ہے ۔ 99 فی صد والدین صحت کی نرس کے آنے کو قبول کرتے ہیں

کے بارے میں کچھ معلومات ہیں، جس کا وہ حصہ ہیں، تو پھر میں بہتر طریقے سے اپنے بچوں سے گفتگو کر سکتا ہوں"

Basim Osman کا تجربہ بتاتا ہے کہ مکالمہ والدین اور بچوں کے مابین بھروسے اور احترام کا باعث ہوتا ہے ۔ اگر بچوں کی غلطی پر انہیں سزا دی جائے تو وہ ڈریں گے اور ڈر جھوٹ تک لے جاتا ہے

ایمانداری

پرورش میں حدودو قوائد حفاظت کا باعث ہوتے ہیں ۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کے بچے حدودو قوائد کو سمجھیں ۔ یہ اہم ہے کہ آپ بحیثیت والدین کے، حدودو قوائد کے بارے میں ایمانداری کا مظاہرہ کریں ۔ اگر آپ کے بچے آپ پر بھروسہ کرتے ہیں اور سوال کرنے کی جرت رکھتے ہیں تو پھر وہ آپ کو سچائی بتاتے ہوئے نہیں جھجکیں گے اور آپ ان پر بھروسہ کر سکیں گے

Basim Osman کہتا ہے : " اگر نوجوانوں کو معلوم ہو جائے کہ سچائی بتانے پر ان کو سزا ملے گی تو وہ اپنے والدین کے سامنے ایمانداری کا مظاہرہ کرنا چھوڑ دیں گے ۔ مکالمے کا فقدان نوجوانوں کو دو زندگیاں گزارنے کا باعث ہو سکتا ہے، جہاں والدین کو معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے"

قانون کیا کہتا ہے؟

خواتین اور مرد برابر ہیں اور ان سے ایک جیسا برتاؤ کیا جائے

اگر بچے اور نوجوان ٹھیک نہیں تو وہ بلدیہ سے مدد کا حق رکھتے ہیں

بچے اور نوجوان پر جبر اور تشدد نہیں کیا جا سکتا

بچے اور نوجوان کو اظہار کرنے اور سنے جانے کا حق ہے

کیا آپ کو معلوم ہے کہ۔۔

۔۔جو بچے نگہداشتی ادارے میں گئے ہوتے ہیں ان کی کارکردگی سکول کے ابتدائی سالوں اور نوجوان تعلیمات میں بہتر ہوتی ہے

۔۔ نرسری اور بارنے ہیوے جانے سے بچوں کی زبان مزید بہتر ہوتی ہے

۔۔اگر اساتذہ اور والدین باہمی تعاون کریں تو نگہداشتی ادارے جانے کے مثبت اثرات زیادہ ہو جاتے ہیں

کئی سرویز سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکالمہ پرورش کرنے کے لیے سب سے بہتر ذریعہ و طریقہ ہے

ماہر:
Amneh Hawwa عام میڈیسن، جنسیت اور خواتین کی بیماریوں کی ماہر ڈاکٹر ہے اور چار بچوں کی ماں ہے ۔ اس کی پیدائش فلسطین میں ہوئی اور وہ 20 سال کی عمر میں ڈنمارک آئی۔ Amneh نے کئی سالوں سے مثلاً صحت اور جنسیت کے بارے میں غیر ڈینش اصل رکھنے والی اقلیتی افراد کی رہنمائی کی ہے

خاندانی زندگی

دو تہذیبوں میں بحیثیت والدین کے، خاندانی زندگی کو باربط بنانا بڑا چیلنج ہو سکتی ہے ۔ ممکن ہے کہ بہت سی اقدار مختلف ہوں اور کافی افراد شک میں ہوتے ہیں:

کیا ہم ڈنمارک میں رہیں یا آبائی ملک واپش منتقل ہو جائیں؟

کیا لڑکوں اور لڑکیوں کی پرورش مساوی ہو یا لڑکوں کو لڑکیوں سے زیادہ آزادی دی جائے؟

میرے بچے کا اپنے زوج کے انتخاب کے سلسلے میں میرے لیے کیا اہم ہے؟ محبت، تہذیب، قومیت، مذہب؟

میرے لیے کتنا ضروری ہے کہ شادی کے وقت میری بیٹی کنواری ہو، اور دوسروں کے لیے یہ کتنا اہم ہے ؟

ایک متوازی خاندانی زندگی کے لیے 2 مشورے

اپنے آپ پر بھروسہ کریں : ممکن ہے کہ آپ کے نٹ ورک میں کافی افراد ہوں جن کا اس حوالے سے نقطہ نظر ہوں کہ آپ کے بچوں کے لیے کیا مناسب ہے ۔ لیکن بحیثیت والدین کے آپ ذمہ دار ہیں ۔ اس لیے : دوسروں کے خیالات سننے کے بجائے اپنے بچوں کی ضروریات کو مدنظر رکھیں ۔ بھروسہ کریں کہ آپ اپنے بچوں کے ہمراہ اپنے لیے بہتر راستہ تلاش کر سکتے ہیں

ڈنمارک کے حوالے سے اپنا تعلق واضح کریں: کافی والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے آبائی ملک واپش جائیں ۔ Walid El Jamal کہتا ہے : " ہم نے فیصلہ کرنا ہے کہ ہم ڈنمارک سے کیا چاہتے ہیں، یہ ہمارے بچوں کے لیے باعث سکون ہے ۔ اگر وہ محسوس کریں کہ ڈنمارک ان کا ملک ہے تو وہ مسئلہ کھڑا نہیں کریں گے" ۔ والدین کی بے یقینی بچوں کو متاثر کرتی ہے اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ کسی جگہ ان کا گھر نہیں

لڑکے اور لڑکیاں

اکثر رواج ہوتا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں سے مختلف برتاؤ کیا جاتا ہے ۔ کافی والدین لڑکوں کو خود فیصلہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن لڑکیوں کو اتنی آزادی نہیں دیتے ۔ لیکن لڑکوں کو بھی حفاظت اور متعینہ حدود و قوائد کی حاجت ہوتی ہے تاکہ وہ مسائل میں پھس نہ جائیں اور مستقبل میں تعلیم، ملازمت حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں اور خاندان استوار کر سکیں ۔ لڑکیوں کو بھی مستحکم ہونے، اپنی دیکھ بھال کرنے کے لیے اور اچھی کارکردگی کے لیے آزادی کی ضرورت ہوتی ہے

Amneh Hawaa کہتی ہے : "لڑکیاں بہت لائق ہوتی ہیں اور ان کے لیے بہت سے مواقع ہیں ۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ لڑکے ان کی نگرانی کریں اور ان کو کنٹرول کریں ۔ کہ لڑکے اس طرح پولیس بنیں ۔ یہ لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے سخت عمل ہے "

قانون کیا کہتا ہے؟

جب نوجوان 18 سال کے ہو جائیں تو وہ:

خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کہاں رہنا چاہتے ہیں

خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیا وہ کسی مذہب سے نسبت رکھنا چاہتے ہیں

خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیا وہ شادی کریں گے

والدین کی اجازت کے بغیر اسقاط حمل کروا سکتے ہیں

کیا آپ کو معلوم ہے کہ۔۔

۔۔غیرڈینش پس منظر رکھنے والی اقلیتی خواتین میں ڈینش خواتین کے مقابلے میں زیادہ اسقاط حمل واقع ہوتے ہیں

۔۔غیرڈینش پس منظررکھنے والے نوجوانوں کو دوسرے نوجوانوں کے مقابلے میں حمل اور مانع حمل کے بارے میں کم معلومات ہوتی ہیں

۔۔ اگرکسی پر شادی کے لیے جبر کیا جائے تو نتیجتا چار سال تک جیل کی سزا ہو سکتی ہے

۔۔غیرڈینش پس منظررکھنے والے نوجوانوں کی بڑھتی ہوئ تعداد تعلیم مکمل کر لینے کے بعد تک بچے پیدا کرنے کا انتظار کرتے ہیں

نکاح اور طلاق

اپنے بچوں کو چھوڑنا اور بھروسہ کرنا کہ انہیں خود معلوم ہے کہ سب سے بہتر زوج کون ہے، مشکل ہو سکتا ہے ۔ لیکن اگر آپ کے بچوں کی اچھی پرورش ہوئ ہو گی تو وہ ایک اچھا فیصلہ کریں گے ۔ Amneh Hawaa کہتی ہے: " پاٹنر کی خود تلاش میں آپ ان کی پشت پناہی کر سکتے ہیں اور ساتھ آپ ان کا اپنی دیکھ بھال کرنے کے سلسلے میں پشت پناہی کریں"

ڈنمارک میں خود فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کیا شادی کرنی ہے اور کس سے کرنی ہے ۔ اس کا معنی یا بھی ہے کہ تمام افراد طلاق کا حق رکھتے ہیں ۔ Amneh Hawaa کہتی ہے :

"جب والدین اپنے بچوں کو شادی کرنے پر دباؤ ڈالتے ہیں تو پھر ازدواجی زندگی ناخوش گوار ہوتی ہے اور طلاق ہو جاتی ہے ۔ ممکن ہے کہ پراں‌ے زمانے میں شادیاں بہال رہتی ہو لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ خوش تھے ۔ ممکن ہے کہ وہ مواقع کے فقدان پر خوش اور مطمئن ہوں ۔ ڈنمارک میں ہمارے پاس مواقع ہیں اور اس لیے طلاق بھی ہو سکتی ہے"

Amneh Hawaa کافی والدین سے ملتی ہے جو دکھی ہوتے ہیں کہ ان کے بچوں کی طلاق ہو گئ ہے: "بچوں کی طلاق کے وقت، میں سنتی ہوں کہ خاندانوں کے لیے یہ کتنا برا ہے" ۔ میں انہیں کہتی ہوں: " آپ انتظار کریں کہ آپ کا بیٹا یا بیٹی اپنی پسند کا زوج تلاش کر لیں، پھر زیادہ امید ہے کہ وہ خوش رہیں گے اور طلاق نہ ہو گی"

"میرے لیے تو بس یہی راستہ تھا : سکول، کالج، یونیورسٹی اور بس"

ایک والد اپنے بیٹے پر خاص تعلیم حاصل کرنے پر دباؤ ڈالنے کے حوالے سے بیان کرتا ہے، اور یہ کہ بعد میں قصوراور نتائج کے ساتھ زندگی گزارنا

" میں نے ہمیشہ خواہش کی کہ میرے بچے مجھ سے آگے بڑھیں ۔ اس لیے میں نے حتی المکان کوشش کی کہ میرا سب سے بڑا بیٹا کالج جائے ۔ میرے لیے ہدف یونیورسٹی تھی لیکن وہ یہ بالکل نہیں چاہتا تھا ۔ وہ تجارتی کالج جانا چاہتا تھا لیکن میرے لیے اس کی کوئ حیثیت نہ تھی ۔ میں نے اس پر بہت دباؤ ڈالا ۔ میں نے کہا: " نہیں، تمہارے لیے کالج سب سے بہتر ہے ۔ یہ یونیورسٹی کے لیے چابی ہے" ۔ وہ کافی بھگتا اور مجھے اپنے قصور کا احساس ہے کہ میں نے اس کی مدد اور پشت پناہی نہ کی ۔ مجھے تعلیمی شعبے سے واقفیت نہ تھی ۔ میرے لیے تو یہی تھا کہ سکول، کالج ، یونیورسٹی اور بس ۔ میں مواقع کو نہیں جانتا تھا ۔ میں نے اس کی نہ سنی کہ اس کی دلچسپی کیا تھی اور میں نہ دیکھ پایا کہ اس کی قابلیتیں کہاں ہیں ۔ اس نے میرے لیے کالج مکمل کیا ۔ بعد میں یونیورسٹی میں اس نے کئ کورس پڑھے لیکن وہ ان سے خوش نہ تھا ۔ اس نے مجھے خوش کرنے کے لیے بہت وسائل استعمال کئے لیکن وہ حاصل کردہ تعلیم سے خوش نہیں ۔ شروع سے ہی غلطی ہوئ اور آج ہمارا تعلق اچھا نہیں ۔ وہ مجھے قصور وار ٹہراتا ہے کہ وہ خوش نہیں ۔ لیکن میں نے سوچا: " میں نے اپنا آبائ ملک اس لیے چھوڑا کہ میرے بچوں کو بہتر سہولیات مل سکیں" ۔ میرا خیال تھا کہ اگر وہ یونیورسٹی جائے گا تو وہ خوش ہو جائے گا، لیکن ڈنمارک میں تو تعلیم کے دوسرے بہت سے مواقع ہیں ۔ یہ مجھے آج معلوم ہے لیکن اس وقت میں تعلیمی نظام سے واقف نہیں تھا اور صرف ان تعلیمات کا احترام کرتا تھا جو میں اپنے آبائ ملک سے جانتا تھا ۔ لیکن میرے چھوٹے بچوں کے حوالے سے معاملہ کافی مختلف رہا ہے ۔ انہیں اپنی تعلیم کا انتخاب کرنے کا خود موقع ملا ہے ۔ ان میں سے ایک ایکٹر ہے اور یہ تو ایسی تعلیم ہے جو میں کبھی نہ چنتا ۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وہ خوش ہے اوراس نے صحیح راستہ چن لیا ہے اور یہ میرے لیے باعث فخر ہے

ماہر:
Meliha Saglanmak سکول کی استاد ہے اور وہ تین بچوں کی ماں ہے ۔ وہ ترکی میں پیدا ہوئی اور 17 سال کی عمر میں ڈنمارک آئی ۔ Meliha نے 25 سال ڈینش سکول میں کام کیا ہے اور مثلا بطور دوسری زبان کے، ڈینش زبان پڑھائی ہے

تعلیم

بچے گھر میں بھی سیکھتے ہیں

بچے صرف سکول میں نہیں سیکھتے بلکہ وہ روزانہ گھر میں سیکھتے ہیں

سرویز سے ظاہر ہے کہ اگر والدین دلچسپی ظاہر کریں اور نوجوانوں کی پشت پناہی کریں تو سکول میں ان کی اچھی کارکردگی ہوتی ہے ۔ یہ کافی طرح سے ہو سکتا ہے

ڈینش سکول توقع کرتے ہیں کہ والدین سکول سے باہمی تعاون کریں گے اور اساتذہ بچوں کی کارکردگی کے سلسلے میں ذمہ دار ہوں گے ۔ لیکن اس کا معنی فقط یہ نہیں کہ سکول کے کام کے حوالے سے مدد کی جائے ۔ باہمی گفتگو کرنے، کہانیاں سنانے اور مشترکہ طور پر پڑھنے سے بچے مزید لائق ہوتے ہیں ۔ قطع نظر اس کے کہ ڈینش زبان میں یا مادری زبان میں

Meliha Saglanmak کہتی ہے : " بحیثیت استاد کے میں واضح طور پر محسوس کر لیتی ہوں اگر بچہ ایسے گھر سے آئے جہاں زیادہ پڑھا اور بولا جاتا ہے ۔ قطع نظر اس کے کہ کون سی زبان ہو ۔ بچہ اپنے موقف پر قائم رہنا اور دوسروں کے موقف کو سننے اور احترام کرنا سیکھتا ہے "

توقعات

اکثر والدین خواہش کرتے ہیں کہ ان کے بچے ٹھیک نشوونما پائیں اور کامیاب ہوں اور بچے چاہتے ہیں کہ ان کے والدین ان پر فخر کریں ۔ کچھ والدین توقع کرتے ہیں کہ ان کے بچے خاص ملازمت اپنائیں گے ۔ نوجوان کے لیے یہ بہت بھوجھ ہو سکتا ہے ۔ تعلیم کو مکمل کرنا پرمشقت ہوتا ہے ۔ اگر اپنے لیے نہ کیا جائے تو کورس و تعلیم کو مکمل کرنا مشکل ہو سکتا ہے ۔ ڈینش نظام تعلیم مواقع سے بھرا ہوا ہے

قانون کیا کہتا ہے؟

بچوں اور نوجوانوں کو تعلیم کا حق ہے

ڈنمارک میں تعلیم حاصل کرنا لازم ہے، یعنی تمام بچوں نے سکول کے لیول پر تعلیم حاصل کرنی ہوتی ہے

بحیثیت والدین کے، آپ سکول کے اساتذہ، سکول کے انچارج فرد اور سکول کی انتظامیہ سے رابطہ کر سکتے ہیں

بحیثیت والدین کے، آپ سکول سے باہمی تعاون کر سکتے ہیں کہ آپ کے بچے کی کارکردگی کیسی ہے

کیا آپ کو معلوم ہے کہ۔۔

۔۔ وہ نوجوان جو کورس پر اشتراکی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں وہ بہتر طریقے سے اپنی تعلیم سے گزرتے ہیں

۔۔نوجوان تعلیمات کو سب سے زیادہ چھوڑنے والے غیرڈینش پس منظر رکھنے والے اقلیتی نوجوان ہوتے ہیں

۔۔ یہ توقعات کہ لڑکے خاندان کی کفالت کریں گے، انہیں تعلیم اور کیریئر سے دور رکھنے میں ممد ہوتے ہیں

۔۔نظام تعلیم میں غیرڈینش پس منظر رکھنے والے اقلیتی لڑکیوں کی تعداد تمام نوجوانوں میں سب سے زیادہ بڑھنے والی ہے

۔۔ غیرڈینش پس منظر رکھنے والے نوجوان کی تقریبا آدھی تعداد اپنے کورس اور تعلیم کے لیے lektiecafé سے مدد حاصل کرتے ہیں جہاں سکول کے کام وغیرہ کی مدد کی جاتی ہے

لڑکوں کی تگ و دو

Walid کا خیال ہے کہ کبھی کبھار خاندان میں لڑکوں کا رول تعلیم اور ملازمت میں کامیابی میں حائل ہو سکتا ہے : "کچھ خاندانوں میں لڑکوں پر مالی اور اپنی بہنوں کے حوالے سے ذمہ داری کا بوجھ ڈالا گیا ہوتا ہے ۔ اس طرح کچھ لڑکوں کو بطور بچہ اور نوجوان ہونے کی اجازت نہیں ملتی"

Meliha Saglanmak کی ملاقات ان کافی نوجوان مردوں سے ہوئی ہے جو تعلیم حاصل نہیں کرتے ۔ اس کی وجہ برابری کا فقدان اور غلط توقعات ہوتے ہیں

" لڑکیوں نے اپنے آپ کو منوانا ہوتا ہے ۔ وہ آزادی، کامیابی اور شہرت کے لیے مشقت اٹھاتی ہیں ۔ لڑکوں کے پاس پہلے سے ہی وہ آزادی ہوتی ہے اور اس لیے وہ سکول کو سنجیدہ طور پر نہیں لیتے ۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں سے ایک جیسا برتاؤ کیا جائے اور ایک جیسی پرورش ہو ۔ اگر لڑکوں کو اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دی جائے تو وہ سکول کو سنجیدہ طور پر نہیں لیں گے"

لڑکوں کو ضرورت ہے کہ لڑکیوں کی طرح تعلیم کے حوالے سے خاندان ان کی مدد کرے ۔ بحیثیت والدین آپ ان کی اس سمت میں مدد کر سکتے ہیں جس سمت وہ متحرک ہونا چاہتے ہیں تاکہ وہ کامیابی سے ہمکنار ہوں اور فخر محسوس کریں ۔اس صورت میں وہ لڑکیوں کے ہمراہ ہوں گے

ماہر:
Anoir Hassouni، Ressource Center Ydre Nørrebro کا انچارج ہے ۔ یہ جگہ کوپن ہیگن میں، Nørrebro کے بچوں اور نوجوانوں کے لیے ایک تفریحی پیشکش ہے ۔ وہ 3 بچوں کا باپ ہے، پیدائش ڈنمارک میں ہوئی ہے لیکن جڑیں ماروکو میں ہیں ۔ تنظیمی زندگی میں نوجوانوں کو ملوث کرنے میں Anoir کو بہت زیادہ تجربہ ہے

تنظیم اور تفریحی زندگی

ایک فعال تفریحی وقت آپ کے بچوں کی مدد کرتا ہے

اپنے تفریحی وقت میں فعال ہونا آج ان کے روزمرہ اور ان کے مستقبل کے لیے فائدہ مند ہے ۔ وہ خوداعتمادی حاصل کرتے ہیں اور جسمانی صحت پاتے ہیں ۔ وہ قابلیتیں اور نٹ ورک تشکیل کرتے ہیں جو وہ آئندہ زندگی میں استعمال کر سکتے ہیں

Anoir Hassouni بیان کرتا ہے : "یہ فیصلہ کن امر ہے کہ بچے اور نوجوان فعال ہوں ۔ جب وہ ایک فعال تفریحی زندگی گزاریں گے تو وہ نٹ ورک حاصل کریں گے جو اکثر رہائشی علاقے سے مختلف ہوتا ہے ۔ نتیجتا سکول اور تفریحی کام کے حوالے سے کافی پیش رفت ہوتی ہے"

اس سے Walid El Jamal بھی واقف ہے:
"جب بچے اور نوجوان فعال ہوتے ہیں تو یہ اشتراکی حوالے سے بھی فائدہ مند ہے ۔ کیونکہ دوسرے نوجوانوں سے ملاقات ہوتی ہے جو ان کی طرح نہیں ۔ جب وہ مثلا تفریحی ادارے میں دوسرے نوجوانوں سے ملاقات کرتے ہیں جہاں وہ مشترکہ سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں، تو وہ اپنے آپ کو معاشرہ کا حصہ محسوس کرتے ہیں"

تنظیمی زندگی سے واقفیت

اتنے زیادہ ملک نہیں جن کا ڈنمارک کی طرح تنظیمات کا رواج ہے ۔ اس لیے بحیثیت والدین کے بے یقینی ہو سکتی ہے کہ ایک تنظیم میں کیا ہوتا ہے ۔ Anoir Hassouni بتاتا ہے : "کافی والدین بے یقینی کا شکار ہوتے ہیں، لیکن جب وہ یہاں آتے ہیں تو کافی تبدیلیاں ہوتی ہیں ۔ جب وہ ہماری سرگرمیاں دیکھتے ہیں تو وہ سکون پاتے ہیں اور باقاعدہ سرگرمی کے سلسلے میں واقفیت اور سمجھ پاتے ہیں"

" میرے اندر یہ سوچ گہری تھی کہ ہم نے دوسروں کے خیالات کے مطابق ردعمل کرنا ہے "

یہاں ایک ماں بتاتی ہے کہ خاندان کا لحاظ کرتے کرتے کیسے اس کی بیٹی کے ساتھ اس کا تعلق کھو جانے کے قریب تھا

"میں نے اکیلے اپنی بیٹیوں کی پرورش کی ۔ بچوں کی پوری پرورش کے دوران میں تگ و دو کرتی رہی کہ میرے خیال کے مطابق اچھی پرورش کیا ہے اور میرے خاندان اور دوستوں کے خیال میں اچھی پرورش کیا تھی ۔ کیونکہ میں اکیلی ماں تھی اس لیے سب مجھ پر نظر رکھتے کہ کیا یہ اپنی بیٹیوں کی ٹھیک دیکھ بھال کر رہی ہے؟ ایک دن میری بیٹی گھر آئی اور کہا کہ اسے ایک ایرانی لڑکے سے محبت ہو گئی ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہے ۔ مجھے جھٹکا لگا، خاندان کیا کہے گا؟ ۔ میں نے اپنی بیٹی کو اس سے شادی کرنے سے منع کر دیا ۔ اکثر تصور ہوتا ہے کہ دوسرے افراد کیا قبول اور کیا نامقبول کریں گے ۔ مجھے ڈر تھا کہ میرے خاندان کا ردعمل کیسا ہوگا ۔ میرا خیال ہے کہ بہتر تو یہ ہے کہ میری بیٹیاں عربی مردوں سے شادی کریں، لیکن سب سے اہم امر یہ ہے کہ وہ خوش ہوں ۔ میں اپنی بیٹی سے بہت جھگڑی، جو تعلق کو ختم نہیں کرنا چاہتی تھی ۔ میں سمجھ گئی کہ وہ اس سے بہت محبت کرتی ہے لیکن مجھے یقین تھا کہ میرا خاندان شادی کی اجازت نہ دے گا ۔ میرے اندر یہ سوچ گہری تھی کہ ہم نے دوسروں کے خیالات کے مطابق رد عمل کرنا ہے ۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے بیٹی کے ساتھ میرا تعلق متاثر ہو رہا تھا اور میں اسے کھونا نہیں چاہتی تھی ۔ ایک دن میں نے ہمت کی اور اپنے بھائیوں کو مسئلے کے بارے میں بتایا ۔ میں نے واقعی اپنی بیٹی کا دفاع کیا کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ منع کریں گے ۔ لیکن ظاہر یہ ہوا کہ وہ تعلق کے خلاف نہ تھے، بس لڑکا مسلمان ہو ۔ اگر میں ان سے بات نہ کرتی تو میرا خیال ہے کہ میری بیٹی نے پھر بھی شادی کر لینی تھی اور پھر مسائل کا آغاز ہونا تھا ۔ میں نے سیکھا ہے کہ مکالمے کو یاد رکھنا چاہیے اور فقط وہ نہیں کرنا چاہیے جو خیال ہو کہ دوسرے چاہتے ہیں"

عمر: میں اپنی ماں کو یاد کرتا ہوں اور اس سے محبت کرتا ہوں لیکن میں ان کی بنیادی شرائط پر زندہ نہیں رہ سکتا تھا

عمر کا اپنے کرد خاندان سے ہمیشہ قریبی تعلق رہا ہے ۔ "میں نے ایک بہت زیادہ رواج پسند خاندان میں نشوونما پائی اور ہمیشہ خاندان کے اقدار کے مطابق زندگی گزاری ہے"۔ عمر ایک لڑکی سے محبت کرتا تھا لیکن وہ کرد نسل کی نہ تھی ۔ "مجھے بس معلوم تھا کہ یہ ممکن نہ تھا ۔ اپنے والدین کی محبت کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ صحیح کام، ترکی میں اپنی کزن سے شادی کرنا تھا ۔ مجھے اپنے مستقبل میں اور کوئی مواقع دیکھائی نہیں دے رہے تھے" ۔ لیکن ڈنمارک میں بطور زوج کے زندگی خوشی سے بہت دور تھی ۔ "میں ایک خوش شادی شدہ خاوند بننے کے لیے جدوجہد کرتا تھا ۔ لیکن ازدواجی زندگی کے حوالے سے میری بیوی کا تصور میرے تصور سے بہت مختلف تھا ۔ ڈنمارک میں آزادانہ زندگی کو قبول کرنے میں اسے مشکل تھی ۔ اس سے بہت سے تنازعات پیدا ہوئے"۔ عمر نے ازدواجی زندگی کو چلانے کی تگ و دو کی ۔ "میں نے اپنے خاندان کی عزت کے لیے تگ و دو کی ۔ میں ناک کٹوانا نہیں چاہتا تھا"۔ عمر کسی سے اپنے مسائل کے بارے میں گفتگو نہیں کر سکتا تھا لیکن وہ ڈائیری لکھتا تھا ۔ "میں لکھتا تھا کہ میں کتنا ناخوش تھا اور اس مسئلے کے بارے میں جو مجھے درپیش تھا ۔ ایک دن میری بیوی نے شادی کی انگوٹھی ٹیبل پر رکھ دی تھی اور لکھا تھا کہ وہ ترکی واپس چلی گئی ہے اور یہ کہ اب میں اپنی آزادانہ زندگی گزار سکتا تھا"۔ اس نے ڈائیری پڑھ لی تھی: "سب یہ توقع کر رہے تھے کہ میں اسے واپس لے آؤں ۔ میری ماں میرے ساتھ ترکی گئی اور مجھ پر دباؤ ڈالا کہ میں معزرت کروں، لیکن میں ایسا نہ کر سکا" ۔ آخرکار خاندان نے اسے نکال دیا اور عمر اکیلا انقرا شہر میں کھڑا تھا ۔ ڈنمارک واپسی پر اس کا برا حال تھا ۔ "میں تخلیے میں چلا گیا ۔ میں بس دروزے کو تالا لگا کر، پردے آگے کر کے لیٹا رہا ۔ کسی نے نہ پوچھا کہ کیا حال ہے ۔ اس کے بعد میں نے اپنی امی کے ساتھ صرف ایک بار گفتگو کی ہے جہاں اس نے مجھے الٹی میٹم دیا، کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس واپس نہ جاؤں گا تو میں اسے بھی کھو دوں گا"۔ آج عمر فقط اپنے باپ سے بات کرتا ہے جو اس کے فیصلے کو سمجھتا ہے ۔ لیکن وہ اپنی امی کو یاد کرتا ہے ۔ "میں اس سے محبت کرتا ہوں لیکن میں اسے سمجھتا نہیں"

قانون کیا کہتا ہے؟

ہر شخص کو ایک جائز تنظیم کا ممبر بننے کا حق ہے

تنظیم کا ممبر بننا اپنی مرضی پر منحصر ہے

کیا آپ کو معلوم ہے کہ۔۔

۔۔ ڈنمارک میں 100000 سے زائد مختلف تنظیمیں اور ادارے ہیں، اس کے تحت سپورٹس کلبز، سکول کے کام کی کیفیز، موسیقی اور کلچر تنظیمیں

۔۔ فعال بچے اپنے سکول سے مزید خوش ہوتے ہیں اور کلاس میں مزید سیکھتے ہیں

۔۔ فعال بچے دوستیاں استوار کرتے میں مزید بہتر ہیں اور کم بیمار ہوتے ہیں

۔۔ تنظیمی زندگی میں نوجوانوں کی شمولیت انہیں نٹ ورک اور ملازمت کے مواقع مہیا کرتا ہے

۔۔ اکثریتی افراد اپنے نٹ ورک کے ذریعے سے ملازمت حاصل کرتے ہیں

۔۔ غیرڈینش پس منظر رکھنے والی اقلیتی لڑکیاں اور خواتین دوسروں کے مقابلے میں تنظیموں میں کم فعال ہیں

اگر آپ اپنے علاقے کی تنظیموں اور کلبوں کے بارے میں معلومات چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ اپنے بچوں کے اساتذہ یا مقامی لائیبریری پر پوچھ سکتے ہیں

ڈینش معاشرے کے مزید قریب

ایک فعال تفریحی اور تنظیمی زندگی سے بچے اور نوجوان اپنے سے مختلف افراد سے ملتے ہیں ۔ یہ انہیں معاشرے پر دوسرا نقطہ نظر دے سکتا ہے

Anoir Hassouni ایک لڑکے کے بارے میں بتاتا ہے ۔ جب اس نے تنظیم شروع کی تو وہ معاشرے پر ناراض تھا ۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ "ہم اور وہ " میں تصادم ہے ۔ Anoir Hassouni آگے بتاتا ہے :

"Ressourcecenter نوجوانوں کو اپنے شخصیت کو برقرار رکھنے کا موقع دیتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مستحکم ہو کر معاشرے میں داخل ہوتا ہے، اس عقیدے کے ساتھ کہ یہ ممکن ہے ۔ یہ نظریہ کہ وہ اس معاشرے میں مقبول ہے ۔ اگر آپ ایک تنظیم میں رضاکار ہیں تو آپ تمام دوسرے افراد کی طرح رضاکار ہیں اور یہ آپ کو مواقع فراہم کرے گا، قطع نظر اس کے کہ آپ کون ہیں"

آپ کے مدد حاصل کرنے کے مواقع

گر آپ کو اپنے خاندان میں مسائل ہیں تو مشاورت یا ثالثی کی صورت میں ہمیشہ مدد حاصل کرنے کی سہولت ہے ۔ مندرجہ ذیل پیشکش مفت ہیں اور مشیروں پر رازداری لازم ہے ۔ یعنی آپ 100 فی صد گمنام رہیں گے

BØRNS VILKÅR FORÆLDRETELEFONEN

بچوں کے معاملات والدین ٹیلی فون:

پیر سے جمعرات 12-21 بجے اور جمعہ 12-19 بجے، ٹیلی فون نمبر 57 55 55 35

ForældreTelefonen ان والدین اور لواحقین کے لیے ایک گمنام مشاورتی پیشکش ہے، جو تمام بچوں اور نوجانوں کے سلسلے میں مشاورت اور رہنمائی چاہتے ہیں، قطع نظر ان کی عمر کے

www.bornsvilkar.dk

FORÆLDRE TELEFONEN – LOKK

اوقات کار :روزانہ 9.00-15.00 بجے، بدھ 20.00-22.00، ٹیلی فون 66 03 27 70 پر

www.lokk.dk/Rådgivning/
/Forældretelefonen

تارکین وطن یا مہاجرین کا پس منظر رکھنے والے بچے مختلف تہذیبوں میں پھس سکتے ہیں ۔ کبھی کبھار یہ ان اور والدین کے مابین مزید مسائل کا باعث ہوتا ہے ۔ اس لیے LOKK نے تارکین وطن یا مہاجرین کا پس منظر رکھنے والے والدین کے لیے ٹیلی فون پر ایک گمنام مشاورت تشکیل دی ہے ۔ مشاورت ڈینش میں ہو گی لیکن ٹیلی فون پر ترجمان کا بندوبست بھی ممکن ہے ۔ اسی طرح نوجوان اور والدین کے مابین تنازع پر ثالثی مقرر کرنا بھی ممکن ہے

اپنے حقوق کو جانیں:

Finfo.dk کا ہوم پیج آپ کو اپنے حقوق و فرائض اور مواقع کے بارے میں، آٹھ مختلف زبانوں میں، معلومات مہیا کرے گا

www.finfo.dk

URDU

آپ کی زندگی ۔ آپ کے مواقع

ALS RESEARCH

MINISTERIET FOR FLYGTNINGE
INDVANDRERE OG INTEGRATION

یہ مواد Dit Liv. Dine Muligheder یعنی آپ کی زندگی، آپ کے مواقع کمپین کا حصہ ہے اور Als Research نے وزارت مہاجرین، تارکین وطن اور انٹرگریشن کے لیے تشکیل دیا ہے